خاندانی تربیت کے اثرات

مولانا محمد رابع حسنی ندوی

خاندانی نظام تربیت میں بچے کی جو تربیت کردی جاتی ہے، اس کے اثرات اخیر عمر تک باقی رہتے ہیں، وہ نسبتاً زیادہ پختہ اور راسخ ہوتے ہیں، اس لئے ماں باپ کی بڑی ذمہ داری ہوتی ہے کہ بچے کے اخلاق ورجحانات کی صحیح تشکیل کی طرف توجہ دیں کیونکہ خاندان کے اندر بڑوں کی طرف سے بے توجہی، ایسی کمزوریاں اور خرابیاں پیدا کرتی ہے جن کی اصلاح بعد میں بڑی کوششوں سے بھی پوری نہیں ہو پاتی۔ خاندان کے اندر تربیت کا کام زیادہ دشوار بھی نہیں ہوتا، کیونکہ لڑکا عمر کی ایسی منزلوں میں ہوتا ہے کہ وہ اپنے مشاہدات اور سادہ قسم کے تجربات پر ہی تکیہ کرتا ہے اور ان سے پیدا ہونے والے اثرات بتمامہ جذب کرتا رہتا ہے تو اگر گھر کا ماحول اچھا ہو، ماں باپ محتاط اور کسی نہ کسی حد تک مثالی زندگی گزارتے ہوں تو تنہا یہی بات بچے کے لئے تربیت کا ایک بڑا ذریعہ بن جاتی ہے۔ لڑکا اپنی ماں اور اپنے باپ کو دنیا کا سب سے بڑا اور مکمل اعلیٰ خصوصیات کا حامل سمجھتا ہے اس لئے اس کے لئے وہی نمونہ اور آئیڈیل ہوتے ہیں، بچے کے ان مذکورہ بالا احساسات وتاثرات کے راستے سے اس کو جو باتیں بتائی جاتی ہیں اور جو راہنمائی کی جاتی ہے وہ پوری طرح موثر اور خشک زمین میں موسم کی پہلی بارش کی مانند ثابت ہوتی ہے۔ انسانی تربیت کے لئے دو باتیں بہت اہم ہیں ایک خوف اور اطاعت رب اور دوسری تعلق ولحاظ والدین۔ قرآن مجید میں جگہ جگہ اخلاقی و دینی اصلاح کے لئے شرک کی ممانعت کے ساتھ والدین سے سلوک کا ذکر آیا ہے۔ ﴿ان لاتشرک باللہ وبالوالدین احسانا﴾ ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیکی سے پیش آؤ''

اور انسانی زندگی میں اگر جائزہ لیا جائے تو یہی دو مرکز معلوم ہوں گے جن کے اثر ومدد سے آج انسان کی زندگی باقی ہے، خدا نے پیدا کیا اور پھر زندہ رہنے کے ضروری اسباب مہیا فرمائے۔ یہ کھانا، یہ پینا، یہ حفاظت اور سردی وگرمی سے بچنے کے سب سامان خدا کے پیدا کئے ہوئے اور خدا کی طرف سے مہیا کئے ہوئے ہیں۔ اگر خدا مٹی نہ پیدا کرتا اور پانی مہیا نہ فرماتا تو تخلیق آدم کے ساتھ ساتھ اولاد آدم کی بقا کے لئے غذا کس طرح مہیا ہوتی۔ پھر خدا نے انسان کی ضرورت اور حفاظت کے تمام ضروری

سامان اس زمین میں رکھے۔ ورنہ چاند، مریخ اور اس طرح کے دوسرے کرّوں میں یہ کوئی چیز نہیں پائی جاتی، وہاں بفرض محال کوئی مخلوق اتاری جاتی تو اس کی تھوڑی بقا بھی مشکل ہے، کیونکہ وہاں نہ ہوا ہے نہ پانی، نہ قابل استفادہ زمین۔ لیکن ہماری زمین پر نہ صرف یہ کہ ہوا اور پانی موجود ہے بلکہ اس کی مقدار انسان کی ضرورتوں کے عین مطابق بلکہ کچھ زائد ہی ہے تا کہ دشواری نہ ہو۔ پھر صحت اور خطرات سے بچنے کے مسائل ہیں۔ ایک مومن تو بہر حال اس پر یقین رکھتا ہے کہ رب العالمین کی خصوصی نصرت و مدد نہ ہو تو چند لمحات بھی صحت و زندگی کی بقا مشکل ہے۔ تو سب سے قبل رب العالمین کا احسان ماننا اور اطاعت کرنا ضروری ہے۔ اسی لئے قرآن مجید جو کہ کتاب ہدایت و تربیت ہے سب سے پہلے اسی کی تاکید کرتا ہے کہ **لاتشرکو ابالله** اور حضرت لقمان اپنے بیٹے سے خطاب کرتے ہیں: **﴿یا بنی لاتشرک بالله ان الشرک لظلم عظیم﴾**

ترجمہ: ''اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، شرک کرنا بڑا ظلم ہے۔'' **والدین سے تعلق:** شرک سے بچنے کے متصل بعد تاکید آتی ہے۔ **وبالوالدین احسانا** اور تاکید آتی ہے کہ **﴿ولاتقل لهما اف ولاتنهر هما وقل لهما قولا کریما﴾** ''ان سے اف بھی نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو ان سے نرم اور اچھی بات کہو۔'' اور جب ماں باپ کی اطاعت رب العالمین کی اطاعت سے ٹکرا رہی ہو تو وہاں بھی درمیانی طریقہ اختیار کرنے کی تاکید کی۔ **﴿وان جاهداک علی أن تشرک بي مالیس لک به علم فلاتطعهما وصاحبهما فی الدنیا معروفا﴾** ترجمہ: ''اور اگر وہ تم سے کوشش کریں کہ تم شرک کرو تو ان کی اطاعت نہ کرو۔ لیکن ان کے ساتھ رہو دنیا میں اچھے طریقے سے۔'' گھر کے ماحول میں جو کہ قوم کے ماحول کی بنیادی اور مختصر ترین وحدت ہوتی ہے سب سے قبل بچے کا دماغی اور جذباتی تعلق خدا اور ماں باپ سے جوڑنا چاہئے۔ خدا سے اصلاً اور بنیادی اور ماں باپ سے اس کے بعد اور دیگر تعلقات دنیا کے مقابلہ میں اور ترجیحی۔

دونوں باتوں کے دوررس اثرات: یہ دو قسم کا تعلق اگر بچے کے دماغ میں راسخ ہو جاتا ہے تو صرف یہی نہیں کہ دونوں کے احسانات کی قدر و احسان مندی ہوگی بلکہ مستقبل کی پوری زندگی میں قدم قدم پر حفاظت اور وابستگی کی ضامن ہوگی۔ اخلاقی اور دینی معاملات میں خدا کا تعلق وخوف انسانی درستگی اور اس کے لئے اصل رہنمائی اور محرک ہوتا ہے۔ اجتماعی وانفرادی معاملات میں ماں باپ اور ان کی غیر موجودگی میں ان کے نائبین کی رہنمائی اور حفاظت کرتی ہے۔ اس لئے سب سے اولین تعلق و وابستگی خدا سے اور پھر اپنے والدین سے انسان کی انفرادی اور اجتماعی دونوں قسم کی زندگی کیلئے ضروری ہے۔

دونوں پر زور دینے کی ضرورت: ماں باپ کی تربیت میں ان دو بنیادوں کو پختہ کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ بچے کے چھوٹے ذہن کو سامنے رکھتے ہوئے اس کو بتانا چاہئے کہ سب کو پیدا کرنے والا خدا ہے۔ انسان کو اور دنیا کو بنانے والا خدا ہے۔ رزق دینے والا اور زندگی دینے والا خدا ہے۔ خدا سے محبت کرنا چاہئے کیونکہ اسی نے سب کچھ دیا ہے اور اسی

سے ڈرنا چاہئے کیونکہ غلطی پر وہ پکڑ سکتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ والدین اور بڑوں کی عزت اور ان کی اطاعت کا جذبہ پیدا کرنا چاہئے۔

اچھا بننے کی تشویق: ان بنیادی باتوں کے بعد اچھا بننے کا شوق اور برا بننے سے نفرت پیدا کرنا چاہئے اور اس سلسلے میں اچھے لوگوں کے قصے اور ان کے اچھے ہونے کی وجہ سے ان کی محبوبیت اور عزت کا تذکرہ کرنا چاہئے اور برے لوگوں کی مبغوضیت اور رسوائی کے واقعات بتانا چاہئے، چونکہ انسان کی فطرت میں پسندیدہ کی نقل و ناپسندیدہ سے گریز کا جذبہ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ واقعات کی تربیت و تشکیل میں بہت کارآمد ہیں۔ اس ضمن میں سچ بولنے کی خوبی اور اس کے واقعات، جھوٹ سے نفرت اور جھوٹ کے نتائج بد بتانا چاہئے۔ ظلم سے نفرت، بڑوں کا ادب واحترام، چھوٹوں پر شفقت یہ سب وہ باتیں ہیں جو قصوں، چٹکلوں اور لطیفوں میں بتائی جا سکتی ہیں۔ اور چھوٹی عمر میں یہ باتیں اگر دل میں اتر جائیں تو ان کا نقش زندگی بھر باقی رہتا ہے۔ انبیاء اور بزرگوں کے واقعات اس چھوٹی عمر میں بہت سی باتوں کی نمائندگی کر لیتے ہیں اور اچھی باتیں قصے اور واقعات کی شکل میں بڑی نفسیاتی تاثیر رکھتی ہیں۔

تربیت دینے والوں کی زندگی: ماں باپ اور گھریلو زندگی میں تربیت و رہنمائی کا مقام رکھنے والے بڑوں کے لئے یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ خود ان کی عملی زندگی ان باتوں کے برعکس نہ ہو جن کی وہ تلقین کرنا چاہتے ہیں ورنہ بچہ باوجود محدود ذہنی صلاحیت کے اس تضاد کو محسوس کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں اس کی تربیت کی نیک تمنائیں پوری نہیں ہو سکیں گی۔

معلومات عامہ: بچہ کچھ بڑا ہو جائے اور اس کے ذہن کی محدودیت کم ہونے لگے تو اس کی زندگی کو دیگر اچھا بنانے والی باتوں کی طرف بھی متوجہ کرنا چاہئے۔ اور اس ضمن میں ان کی محبوبیت اور عزت کا تذکرہ کرنا چاہئے اور برے لوگوں کی مبغوضیت اور رسوائی کے واقعات بتانا چاہئے۔ چونکہ انسان کی فطرت میں پسندیدہ کی نقل اور ناپسندیدہ سے گریز کا جذبہ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ واقعات اس کی ترتیب و تشکیل میں بہت اور بلند تصورات کو پختہ کرنے میں بھی معاون ہوتی ہیں۔ خدا کی قدرت و عظمت پر ایمان بڑھتا اور پختہ ہوتا ہے۔

قرآن وحدیث سے وابستگی: قرآن مجید جو انسانی تربیت کی سب سے وسیع اور جامع کتاب ہے اور حدیث شریف میں جو قرآن مجید کی تشریح و توسیع ہے مستقل تربیت گاہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس لئے گھر کا ماحول ہو یا مدرسہ یا معاشرہ کے کسی دیگر تربیتی وسیلہ کا بچے اور بڑوں دونوں کے لئے یہ بہت مفید اور ضروری ہے اور اس کا ربط اس وسیع اور جامع ذریعہ تربیت سے قائم کر دیا جائے۔ اس کی تلاوت اور اس کو سمجھنے اور اثر لینے کی صلاحیت پیدا کر دی جائے تو زندگی میں خود بخود تربیت حاصل کرنے کا سلسلہ قائم ہو جاتا ہے اور یہ بھی گھر کی تربیت کی بنیادی ذمہ داری ہے، اس کی اساس بھی وہیں قائم کی جانی چاہئے۔

☆☆☆